

جسمانی بیماری موت کے ساتھ ختم ہو جاتی ہے روحانی
 بیماری موت کے بعد بھی باقی رہتی ہے جسمانی غلام
 موت کے ساتھ ہی آزاد ہو جاتا ہے لیکن ذہنی غلام مرنے
 کے بعد اپنے غلط عقیدوں کا غلام رہتا ہے

کورونا کے مسئلے پر مغرب سے اسلام کی جنگ ایمان
 و عقیدے کی جنگ تھی۔ افسوس کہ عالم اسلام یہ جنگ ہار گیا
 وہ اپنے اسلامی منہج علمی کی دعوت دینے کے بجائے مغرب
 کے سائنسی منہاج علمی کو عموماً قبول کر چکا یا اس نے سائنس
 کے بارے میں خاموشی اختیار کر لی صرف پاکستان کے کئی
 علماء جن میں مفتی تقی عثمانی صاحب و مفتی منیب الرحمان

صاحب حافظ صلاح الدین یوسف صاحب بھی شامل
 ہیں سائنسی علمیت کو قطعی تسلیم کرنے سے انکار کر دیا
 الحمد للہ پاکستانی علماء نے ریاستی و سائنسی منہاج کے
 بجائے اسلامی منہج علمی میں مساجد کا حکم جاری کر دیا
 عالم اسلام کے متجدد علماء سائنسی توہمات کی بنیاد پر یہ فتوے
 جاری کر رہے ہیں۔ تمام فتاویٰ ریاستی و سائنسی منہاج میں
 آرہے ہیں اسلامی منہاج میں نہیں آرہے۔

کورونا، عمرہ کے زائرین، قم اور مشہد کے شیعہ زائرین، تبلیغی
 جماعت اور چینی باشندوں سے نہیں حیاتیتی سائنس اور ٹیکنو
 سائنس کی وجہ سے پھیلا ہے۔ یہ افراد تو صرف سائنسی

جراثیموں کو لانے لے جانے والے

حمال Carriers ہیں لوگ انہیں خواہ مخواہ برا بھلا کہہ رہے ہیں۔ کوئی جدید سائنس کو برا نہیں کہہ رہا کیوں کہ سب کا ایمان اسی پر ہے، اور امید بھی اسی سے ہے۔ سائنس کی پوری تاریخ تباہی و بربادی کی تاریخ ہے مگر یہ تباہی Objective ہے، ہر شخص اسے محسوس نہیں کر سکتا۔

ہندوستانی مفکر سعادت اللہ حسینی کہہ رہے ہیں کہ مسلمان اس بیماری کا علاج دریافت کر لیں۔ وہ دوسرے سوال کا جواب دے رہے ہیں۔ پہلے سوال کا جواب نہیں دے رہے۔ پہلا سوال یہ ہے کہ یہ بیماری کس نے پھیلائی۔ اس کو کس سائنسی نظریے نے جنم دیا۔ وہ سائنس کی تباہ کاریوں کے خلاف کچھ نہیں بول رہے نہ اس پر تنقید کر رہے ہیں۔ اسلام کا کام صرف یہ ہے کہ وہ سائنس

کی پیدا کردہ تباہ کاری کے علاج سائنس کے ذریعے دریافت کرتا رہے۔ اس پر ایمانی تنقید بھی نہ کرے یہ علمی بانجھ پن ہے کل سعادت اللہ حسینى صاحب کہہ دیں گے آبلہء فرنگ Siphles کا بھی علاج دریافت کرو یہ انسانیت کی خدمت ہے یہ بیماری صرف یورپی قوموں کی جنسی آوارگی کا نتیجہ تھی۔ دنیا کی تاریخ طب میں اس بیماری کا سراغ نہیں ملتا تفصیل کے لیے میر محمد حسین لندنی کی کتاب

مشاہدات فرنگ پڑھ لیں

آبلہ فرنگ صرف فرنگی قوم کی بیماری ہے یہ اخلاق خبیثہ کا نتیجہ ہے طب کی کسی کتاب میں پندرہویں صدی سے پہلے اس کا سراغ ہی نہیں ملتا یہ فرنگیوں کے غلط عقیدے اور اعمال کا نتیجہ ہے کیا سعادت اللہ حسینى انسانیت کی خدمت کے لیے مسلمانوں سے اس

بیماری کا علاج دریافت کرنے کی درخواست کریں گے۔ مغرب میں موت کا خوف راج کر رہا ہے۔ میڈیکل سائنس کی تباہ کاریاں سامنے آگئی ہیں اور میڈیکل سائنس مسائل کا حل پیش کرنے سے قاصر ہے۔ سائنس خود اپنی پیدا کردہ تباہی و بربادی، بحرانوں، وائرس اور مسائل کے اسباب تک نہیں پا سکی۔ WHO کی طرف سے جو ہدایات آرہی ہیں ان میں لکھا ہے عبوری، عارضی ہدایات Interim Guideline اور عالم اسلام اس کو مطلق، قطعی اور حتمی سمجھ رہا ہے۔ وہ سائنسی توہمات کو توہمات ماننے پر تیار ہی نہیں اسے العلم سمجھ رہا ہے۔

موت اور مرض کے بارے میں اسلام کا عقیدہ مغرب سے مختلف ہے۔ یہ عقیدہ مغرب کے سامنے پیش کر کے مغرب کو روحانی دعوت دی جاسکتی تھی مگر عالم اسلام خود سائنس کی پرستش کے مرض

میں مبتلا ہے

برما سے جب مسلمان جان بچانے بنگلہ دیش کی طرف بھاگے تو ہر برمی نے میزان کے دو پلڑوں میں اپنے ماں باپ کو بٹھایا ہوا تھا۔ اپنی جان سے زیادہ ان کو ماں باپ کی جان کی فکر تھی۔ ان پلڑوں میں ان کے ماں باپ نہیں، دو جنتیں موجود تھیں۔ آخرت کی جنت انہیں دنیا میں مل گئی تھی وہ نفس مطمئنہ کے ساتھ موت کی وادی سے نہایت سکون سے گزر رہے تھے۔ یہ امت — امت جہاد ہے۔

متجدد علماء اس امت پر موت کا خوف طاری کر کے اسے سائنس کا مقلد بنانا چاہتے ہیں۔

سید خالد جامعی

کورونا کے مسئلے پر مغرب سے اسلام کی جنگ ایمان و عقیدے کی جنگ تھی۔ افسوس کہ عالم اسلام یہ جنگ ہار گیا وہ اپنے اسلامی منہج علمی کی دعوت دینے

کے بجائے مغرب کے سائنسی منہاج علمی کو عموماً قبول کر چکا یا اس نے سائنس کے بارے میں خاموشی اختیار کر لی صرف پاکستان کے کئی علماء جن میں مفتی تقی عثمانی صاحب و مفتی منیب الرحمان صاحب حافظ صلاح الدین یوسف صاحب بھی شامل ہیں سائنسی علمیت کو قطعی تسلیم کرنے سے انکار کر دیا الحمد للہ پاکستانی علماء نے ریاستی و سائنسی منہاج کے بجائے اسلامی منہج علمی میں مساجد کا حکم جاری کر دیا عالم اسلام کے متجدد علماء سائنسی توہمات کی بنیاد پر یہ فتوے جاری کر رہے ہیں۔ تمام فتاویٰ ریاستی و سائنسی منہاج میں آرہے ہیں اسلامی منہاج میں نہیں آرہے۔ کورونا، عمرہ کے زائرین، قم اور مشہد کے شیعہ زائرین، تبلیغی جماعت اور چینی باشندوں سے نہیں حیاتیتی سائنس اور ٹیکنو سائنس کی وجہ سے پھیلا ہے۔ یہ افراد تو صرف سائنسی جراثیموں کو لانے لے جانے والے جمال Carriers ہیں لوگ انہیں خواہ مخواہ برا بھلا کہہ رہے ہیں۔ کوئی جدید سائنس کو برا نہیں کہہ رہا کیوں کہ سب کا ایمان اسی پر ہے، اور امید بھی اسی سے ہے۔ سائنس کی پوری تاریخ تباہی و بربادی کی تاریخ ہے مگر یہ تباہی Objective ہے، ہر شخص اسے محسوس نہیں کر سکتا۔ ہندوستانی مفکر سعادت

اللہ حسینی کہہ رہے ہیں کہ مسلمان اس بیماری کا علاج دریافت کر لیں۔ وہ دوسرے سوال کا جواب دے رہے ہیں۔ پہلے سوال کا جواب نہیں دے رہے۔ پہلا سوال یہ ہے کہ یہ بیماری کس نے پھیلائی۔ اس کو کس سائنسی نظریے نے جنم دیا۔ وہ سائنس کی تباہ کاریوں کے خلاف کچھ نہیں بول رہے نہ اس پر تنقید کر رہے ہیں۔ اسلام کا کام صرف یہ ہے کہ وہ سائنس کی پیدا کردہ تباہ کاری کے علاج سائنس کے ذریعے دریافت کرتا رہے۔ اس پر ایمانی تنقید بھی نہ کرے۔ یہ علمی بانجھ پن ہے۔ کل سعادت اللہ حسینی صاحب کہہ دیں گے آبلہ، فرنگ Siphles کا بھی علاج دریافت کرو یہ انسانیت کی خدمت ہے یہ بیماری صرف یورپی قوموں کی جنسی آوارگی کا نتیجہ تھی۔ دنیا کی تاریخ طب میں اس بیماری کا سراغ نہیں ملتا تفصیل کے لیے میر محمد حسین لندنی کی کتاب

مشاہدات فرنگ پڑھ لیں

آبلہ فرنگ صرف فرنگی قوم کی بیماری ہے یہ اخلاق خبیثہ کا نتیجہ ہے طب کی کسی کتاب میں پندرہویں صدی سے پہلے اس کا سراغ ہی نہیں ملتا یہ فرنگیوں کے

غلط عقیدے اور اعمال کا نتیجہ ہے کیا سعادت اللہ حسینی انسانیت کی خدمت کے لیے مسلمانوں سے اسپیماری کا علاج دریافت کرنے کی درخواست کریں گے۔ مغرب میں موت کا خوف راج کر رہا ہے۔ میڈیکل سائنس کی تباہ کاریاں سامنے آگئی ہیں اور میڈیکل سائنس مسائل کا حل پیش کرنے سے قاصر ہے۔ سائنس خود اپنی پیدا کردہ تباہی و بربادی، بحرانوں، وائرس اور مسائل کے اسباب تک نہیں پاسکی۔ WHO کی طرف سے جو ہدایات آرہی ہیں ان میں لکھا ہے عبوری، عارضی ہدایات Interim Guideline اور عالم اسلام اس کو مطلق، قطعی اور حتمی سمجھ رہا ہے۔ وہ سائنسی توہمات کو توہمات ماننے پر تیار ہی نہیں اسے العلم سمجھ رہا ہے۔

موت اور مرض کے بارے میں اسلام کا عقیدہ مغرب سے مختلف ہے۔ یہ عقیدہ مغرب کے سامنے پیش کر کے مغرب کو روحانی دعوت دی جاسکتی تھی مگر عالم اسلام خود سائنس کی پرستش کے مرض میں مبتلا ہے برما سے جب مسلمان جان بچانے بنگلہ دیش کی طرف بھاگے تو ہر برمی نے میزان کے دوپٹروں میں اپنے ماں باپ کو بٹھایا ہوا تھا۔ اپنی جان سے زیادہ ان کو ماں باپ کی جان کی

فکر تھی۔ ان پلڑوں میں ان کے ماں باپ نہیں، دو جنتیں موجود تھیں۔ آخرت کی جنت انہیں دنیا میں مل گئی تھی وہ نفس مطمئنہ کے ساتھ موت کی وادی سے نہایت سکون سے گزر رہے تھے۔ یہ امت۔ امت جہاد ہے۔ متحد علماء اس امت پر موت کا خوف طاری کر کے اسے سائنس کا مقلد بنانا چاہتے ہیں۔

کورونا کے مسئلے پر اصل جنگ عقیدے کی جنگ تھی۔ علاج، ویکسین، احتیاط، یہ سب بعد کے مباحث تھے۔ امت مسلمہ کو مغرب کی تباہ کن سائنس کی تباہ کاریوں نے موقع فراہم کیا تھا کہ وہ امت وسط اور خیر امت کی حیثیت مغرب کو بتاتی ہے کہ مرض اور موت تقدیر سے ہوتے ہیں۔ بیماری علاج دوا شفا متبادل اصطلاحات نہیں ہیں۔ شفاء صرف اللہ دے سکتا ہے اگر اس کی مرضی ہو خواہ علاج کوئی بھی ہو۔ اسلام میں شفاء کی شرط دوا علاج نہیں ہے اس لیے علاج فرض نہیں ہے۔ اسلام جسمانی سے زیادہ روحانی شفاء کا قائل ہے کیوں کہ بیمار جسم بھی روحانی طور پر صحت مند ہو تو جنت کا حق دار ہے۔ جسمانی بیماری موت کے ساتھ ختم ہو جاتی ہے روحانی بیماری موت کے بعد بھی باقی رہتی ہے جسمانی غلام موت کے ساتھ ہی آزاد ہو جاتا ہے لیکن ذہنی

غلام مرنے کے بعد اپنے غلط عقیدوں کا غلام رہتا ہے۔ شفا کے بغیر کوئی صحت یاب نہیں ہو سکتا۔ مرض اور موت اللہ کے حکم سے آتی ہے۔ موت کا وقت معین ہے کوئی اس سے بچ نہیں سکتا۔ یہ عقیدہ ہی کورونا کے حملے، وبا، سائنسی دہشت گردی، حیاتیاتی تباہ کاری کا شافی علاج تھا لیکن دنیا نے یہ دیکھا کہ مساجد اللہ کے گھر بیماری اور موت کے خوف سے بند ہو گئے۔ ہسپتال کھلے رہے۔ ڈاکٹر، نرس، خاکروب، چپڑا سی ہسپتال میں موت سے جنگ لڑ رہے تھے اور اللہ کی تقدیر پر ایمان رکھنے والوں کی سرزمین پر ہسپتال کھلے تھے۔ حرم کعبہ، حرم نبوی اور تمام مساجد بند تھیں۔ ملحد کہہ رہے ہیں دیکھو، زندگی سائنس، ہسپتال سے ملتی ہے۔ اللہ والے بھی زندگی بچانے کے لیے عبادت گاہ بند کر چکے ہیں۔

مغرب کی سائنس، ٹیکنالوجی، اعلیٰ ترین ہسپتال، کورونا سے لڑتے لڑتے تھک چکے ہیں۔ ڈاکٹر ہسپتال چھوڑ کر بھاگنے کا سوچ رہے ہیں لیکن ریاست کی فوج پیچھے کھڑی ہے، طبی عملہ کورونا لگنے سے خوف زدہ ہے۔ امریکہ اور یورپ کے ہسپتالوں میں ڈاکٹروں اور عملے کو PPE دستیاب نہیں جو دستیاب ہیں وہ مؤثر نہیں۔ ڈاکٹر، نرسیں مر رہے ہیں اٹلی میں نرسیں ڈاکٹر خودکشی کر رہے ہیں جب

آخرت، نجات، اور اللہ اور رسول کے عقیدوں سے مغرب نے نجات پالی تو
خودکشی کے سوا کیا راستہ رہ گیا AP کی خبر ہے

Front line medical staff deaths grow
highlight risks (DAWN 5-4-2020)
Health care systems are straining under the
surge of patients & lack of medical
equipment like ventilator, as well as masks
& gloves.

اٹلی کی ڈاکٹر ز ایسوسی ایشن کا صدر Carlo Palermo صحافیوں سے کہہ
رہا ہے کہ تمام طبی عملہ نہایت ہیبت ناک صورتحال سے دوچار ہے۔ ڈاکٹر ز اور
عملے کے اعصاب جواب دے رہے ہیں۔ دوزیسیں خودکشی کر چکی ہیں۔

Psychological Told of the physical risks &
trauma the outbreak is causing noting
reports that two nurses had committed

suicide (Dawn 5-4-2020)

فلپائن میں بے شمار لوگ بھوکے ہیں۔ وہ دودھ مانگ رہے ہیں۔ انہیں پوٹڑے Diapers چاہیئیں۔

A lot of people are hungry they are asking for milk & for diapers

فلپائن میں ۱۴ فیصد ڈاکٹر، نرسیں کورونا سے متاثر ہیں۔

مغرب نے ارسطو سے اس دنیا کی ابدیت eternity کا عقیدہ لیا اس دنیا کے بعد کوئی دنیا نہیں نہ آخرت۔ یہی زندگی ہے لہذا مغربی تہذیب موت سے ڈرنے والی اور زندگی پہ مرنے والی تہذیب۔ اس مرتی ہوئی تہذیب۔ اور اس کے مرتے ہوئے عقیدوں کے سامنے عالم اسلام اپنا کلمہ، عقیدہ، تقدیر، حیات و موت کی حقیقت پیش نہ کر سکا۔ اس وباء سے عالم اسلام اعتقادی سطح پر لڑکر فتح حاصل کر سکتا تھا مگر سعودی علماء نے سائنسی منہاج علمی میں فتویٰ دے دیا کہ یہ مرض خطرناک ہے۔ اس سے لوگ مر جاتے ہیں۔ لہذا مسجدیں بند کر دو۔ بیماری سے بچنے اور موت سے محفوظ رہنے کا طریقہ اسلام میں یہ ہے کہ

اللہ کے گھر ویران اور برباد کر دیا اور اپنے گھر اور قبرستان آباد کر لو۔

مغرب کی میڈیکل سائنس بتا رہی ہے کہ لوگ کو رونا سے مر رہے ہیں جب کہ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ موت کا کوئی سبب نہیں ہوتا وہ تقدیر الہی کے تابع ہے رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے لا عدوی ولا صفر ولا ہامة ولا طيرة فی الاسلام یعنی ایک کی بیماری دوسرے میں منتقل ہونے کا عقیدہ اسلام میں درست نہیں اگر کو رونا بیماری نہ بھی ہوتی تو جو آج مر رہے ہیں وہ کل اس بیماری کے بغیر بھی مر جاتے ایک پیغمبر کا قرآن حکیم میں عجیب جملہ ہے میں اس رب پر ایمان لاتا ہوں جو تمہیں موت دیتا ہے اگر مغرب خدا کو نہیں مانتا تو وہ میرے رب کی دی ہوئی موت کو ٹال کر دکھا دے۔ میڈیکل سائنس ہر موت کا سبب Cause بتاتی ہے جس موت کا سبب سمجھ میں نہیں آتا وہاں ڈاکٹر لکھتا ہے وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔ یعنی سائنس جب ترقی کرے گی تو وجہ معلوم ہو جائے گی سائنس علت و معلول کے قانون اصول پر چلتی ہے اور متجدد علماء اسی اصول کو تسلیم کر کے اسلام کے عقیدوں کو عملاً باطل قرار دے رہے ہیں

دنیا بھر کے ڈاکٹروں نے سائنسی توہمات کی بنیاد پر بتایا کہ کسی کے چھینکنے سے

بھی کورونا لگ سکتا ہے۔ صرف انسانوں کے اختلاط سے نہیں اشیاء کے اختلاط سے بھی کورونا لگ سکتا ہے۔ ہوا میں کورونا کے جراثیم زندہ رہتے ہیں لہذا سانس لینے سے بھی کورونا لگ سکتا ہے تو کیا سانس لینا بند کر دیں۔ اب ایک امریکی ڈاکٹر نے کہا ہے کہ کسی کے بات کرنے سے بھی کورونا پھیلتا ہے سانس لینے اور بولنے سے بھی کورونا پھیلتا ہے۔ سب لوگ ماسک پہنیں (جنگ کراچی ۱۲ اپریل ۲۰۲۰)

برطانیہ میں (APPUK) ایسوسی ایشن آف پاکستانی فزیشنز نے کہا ہے کہ ڈاکٹروں کو فراہم کردہ ماسک M95 کورونا کے خلاف کوئی تحفظ فراہم نہیں کرتے۔ سینکڑوں پاکستانی ڈاکٹر برطانیہ میں کورونا سے متاثر ہو چکے۔ دو ڈاکٹر مر گئے۔ (جنگ کراچی ۱۲ اپریل ۲۰۲۰)۔ سوال یہ ہے کہ وہ انسان جو آخرت، الہ واحد نجات جنت دوزخ پر ایمان ہی نہیں رکھتا وہ کورونا کا مقابلہ کیسے کر سکتا ہے مغرب کا اعلیٰ ترین میڈیکل نظام سر کے بل گر چکا ہے اور اس کی وجہ صرف اور صرف موت کا خوف ہے۔ امت مسلمہ سے مغرب کو صرف اس لئے خوف آتا ہے کہ یہ امت، امت جہاد ہے۔ اس کے لئے موت زندگی

سے زیادہ قیمتی ہے۔ مغرب مسلمانوں سے ان کے عقیدہ جہاد کی وجہ سے نفرت کرتا ہے اور کہتا ہے کہ ہمارے جدلیاتی ڈسکورس میں جہاد سے مفاہمت نہیں ہوتی۔ رارٹی اسی لئے کہتا ہے کہ اسلام سے مکالمہ ممکن نہیں

There was no dialogue between the philosophers and the Vatican in the eighteenth century, and there is not going to be one between the mullahs of the Islamic world and the democratic West. The Vatican in the eighteenth century had its own best interests in mind, and the mullahs have theirs. They no more want to be displaced from their positions of power than the Catholic hierarchy did (or does). With luck, the educated middle class of the Islamic countries will bring about an Islamic Enlightenment, but this enlightenment will not have anything much to do with a "dialogue with Islam." [A dialogue between

American State philosopher Richard Rorty and Gianni Vattimo from page 72 to 75 Columbia University Press, New York

امریکہ اور چین میں دنیا میں سب سے زیادہ خودکشی ہوتی ہے۔ سوئٹزرلینڈ میں Death clinic کھل چکے ہیں جہاں مغرب سے لوگ مرنے کیلئے جاتے ہیں اس صدی کے سب سے بڑے فلسفی گلڈلیوز نے ہسپتال کی کھڑکی سے چھلانگ لگا کر خودکشی کر لی تھی۔ فلسفی اپنی تہذیب کا پیغام بر ہوتا ہے جس تہذیب کا پیغمبر خودکشی کر لے اس مرتی ہوئی تہذیب کی مرتی ہوئی سائنس، دنیا کو تباہ کرنے والی ٹیکنالوجی اس کی ناکام ترین میڈیکل سائنس کے قصیدے عالم اسلام کے متجدد علماء پڑھ رہے ہیں۔ ان کو اب بھی اسلام کی حقانیت، اللہ کی وحدانیت، تقدیر، آخرت پر اس طرح یقین نہیں آ رہا جس طرح کہ آنا چاہیے۔ کورونا کے بحران میں یہ امت، اپنی دعوت، پیغام، الدین دنیا کے سامنے پیش کر سکتی تھی مگر کس منہ سے پیش کرتی وہ پوچھتے کہ تم نے تو کورونا کے خوف سے بیماری اور موت کی ہیبت سے (جبکہ اس بیماری میں

مرنے کی شرح ۳۰ دوسری بیماریوں سے بے حد کم ہے) اپنی مسجدیں، کعبہ، مسجد نبوی، اردن سعودی عرب، ترکی، امارات میں بند کر دیں اور WHO کی ہدایات اور میڈیکل سائنس کے توہمات مسجد کے منبروں سے عوام کو بتانے لگے تو ہم تم سے کون سی شفاء لیں۔ تم قرآن کو شفاء کہتے ہو، جب اس سے تم کو شفاء نہ مل سکی تو ہم اسے لے کر کیا کریں۔ وہ امت جو میدان جہاد سے نہیں ڈرتی جس کا ہر فرد دل میں شہادت کی آرزو لے کر مرتا ہے وہ امت اس بحران میں شہادت حق کا فرض ادا نہ کر سکی۔ لاطینی امریکہ کے ملک ایکواڈور میں کورونا نے حملہ کر دیا۔ ہیلتھ کیئر سسٹم مفلوج، لاشیں سڑکوں پر فوج تدفین کر رہی ہے۔ ہسپتال مردہ خانے لاشوں سے بھر گئے (جنگ کراچی ۱۵ اپریل ۲۰۲۰) جب میت کی ذمہ داری Funeral home اور mortuary industry یعنی سروس سیکٹر کے پاس ہو لوگ ماڈرن ہو گئے ہوں تو اپنی میت کو کون ہاتھ لگائے۔ خوف اتنا پھیلا دیا گیا ہے کہ انسان خود کو ہاتھ لگاتے ہوئے ڈر رہا ہے۔

پہلے یہ کہا گیا تھا کہ کورونا سے اکثر بوڑھے بیمار ہوتے ہیں لیکن Who کی

ڈائریکٹر مار یہ بتا رہی ہے کہ کورونا سے نوجوان بھی شدید بیمار ہیں۔ اموات بڑھ رہی ہیں

نوجوان شدید خطرے میں ہیں (جنگ کراچی ۵ اپریل ۲۰۲۰) برطانوی وزیراعظم کے مشیر سائنس S. P. Vallance نے کہا کہ

Neither is it possible nor desirable to stop everyone getting the virus (DAWN
5 -4 -2 0 2 0)

ڈیلی ٹیلی گراف کے کالم نگار J. Warner اس پر طنزیہ تبصرہ کیا

The C-19 might even prove mildly beneficial in the long term by disproportionately culling elderly dependents.

تمام یورپی ممالک میں وینیٹی لیٹر جوانوں کو دے رہے ہیں۔ بوڑھوں کو چھوڑ دیا گیا ہے کہ ان کو بچانے کا کیا فائدہ یہ تو ریاست پر بوجھ ہیں۔ تیس سال سے پنشن کھا رہے ہیں مرتے بھی نہیں عمریں بھی زیادہ ہیں۔ تمام مغربی ریاستیں

بوڑھوں کی مراعات، پنشن کے بوجھ تلے دب گئی ہیں لہذا بوڑھوں سے نجات مغرب کے لیے ہوا کا جھونکا بھی ثابت ہو سکتا ہے۔ BMHS کے تحت برطانیہ میں اگر کسی ہسپتال میں جوان یا بوڑھے میں سے کسی ایک کا آپریشن پہلے کرنا ہو تو برطانوی اصول کے تحت جوان کا آپریشن پہلے ہوگا کیوں کہ وہ productive ہے۔

بوڑھا اب کسی کام کا نہیں جس مغرب نے بوڑھوں کے بارے میں یہ اخلاقیات پیدا کی یہ اس کے عقیدوں، آزادی، مساوات، ترقی کے نتیجے میں پیدا ہوئی ہے۔ مسلمان بتا سکتے تھے کہ اسلام میں بوڑھوں کا سب سے زیادہ اکرام کیوں ہے۔ کل ہی کی بات ہے جب برما میں برمیوں کے مظالم سے جان بچا کر روہنگیا کے مسلمان بنگلہ دیش کی طرف بھاگ رہے تھے تو اس بھگدڑ میں بھی بے شمار نو جوان اپنے ماں باپ کو میزبان کے دوپٹوں میں بٹھا کر سنگلاخ راستوں، پہاڑیوں، ندی، نالوں سے لے کر گزر رہے تھے۔ دنیا حیرت سے دیکھ رہی تھی کہ ایک انسان اپنی جان بچانے کے بجائے دو انسانوں کی جان بچانے میں مصروف ہے۔ ایک پلڑے میں ماں اور دوسرے

پلڑے میں باپ۔ ان نادانوں کو مغرب کے دانش وروں کو بتانے کا وقت تھا کہ یہ دو پلڑے نہیں، ان دو پلڑوں میں دو انسان نہیں، یہ شخص اپنے کاندھے پر اپنی دو جنتیں لے کر چل رہا ہے اس کے سامنے دریاندی، نالے، صحراء، چٹیل میدان، ریت کے دریا، کنکر پتھر، سنگلاخ چٹانیں پہاڑ، وادیاں، کوہ و دمن، دار و رسن کوئی حیثیت نہیں رکھتے وہ دو جنتوں کے درمیان چل رہا ہے، اسے دنیا کی کسی شے کا، موت کا، خوف نہ جان کا اندیشہ کیوں کہ اکثر لوگوں کو تو مرنے کے بعد ہی جنت ملے گی اسے اللہ نے اس دنیا میں جنتیں عطا کر دی ہیں، ایسا خوش نصیب نفس۔۔ نفس مطمئنہ کے ساتھ آگ کے انگاروں سے بھی گزر جائے گا۔ اسے احساس تک نہیں ہوگا۔ ایمان، عقیدے، علمیت، اعتقاد کی یہ قوت ہوتی ہے حیرت ہے کہ عالم اسلام کے متجدد علماء مغرب سے عقیدے کی جنگ بھی ہار گئے۔